www.novelsclubb.com
نور الایمان
ناولز کلب
کائنات شاہد
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

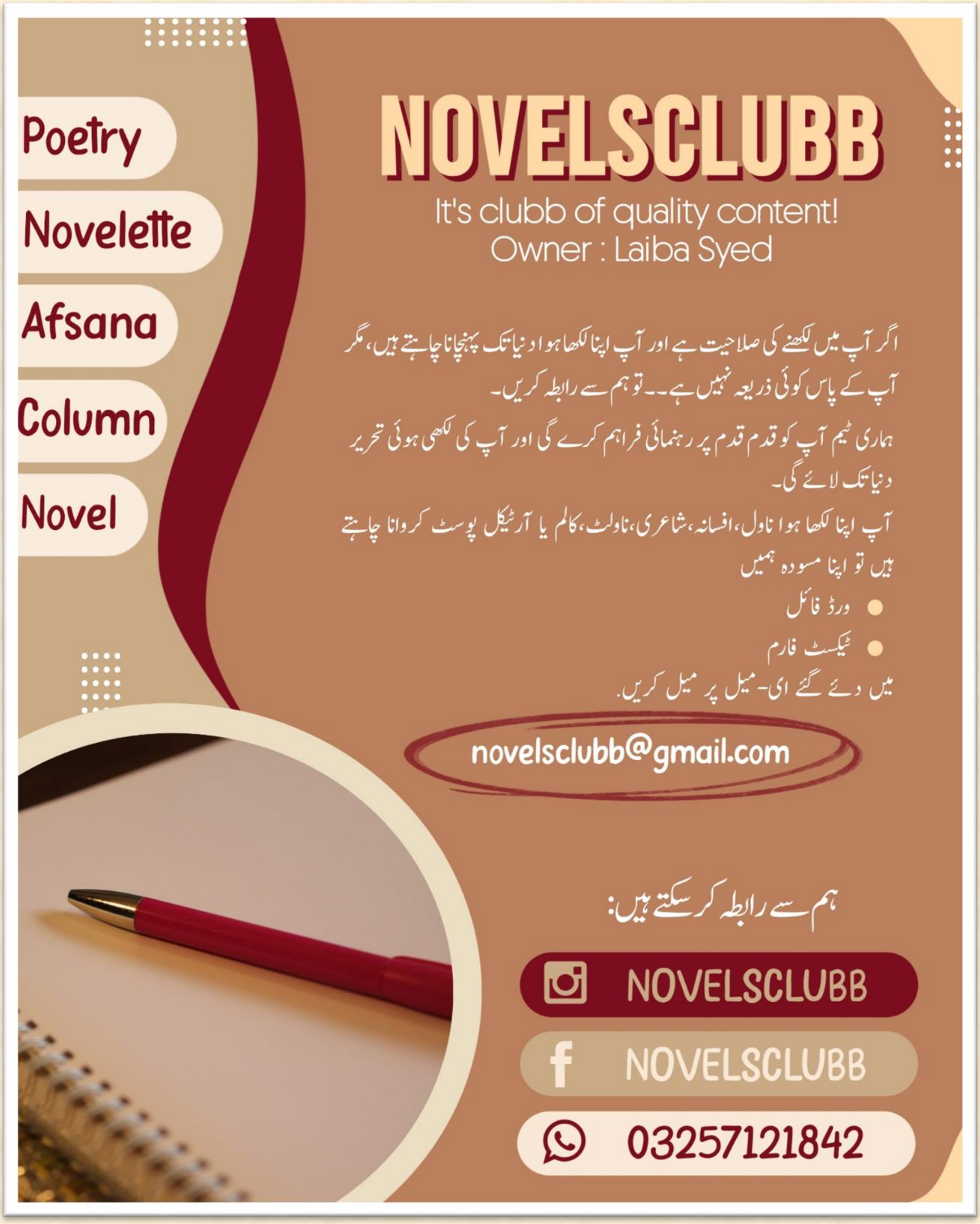
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

نور الایمان

از قلم

کائنات شاہد

Clubb of Quality Content!

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

انتساب:

ایمان کی روشنی انہی کو نصیب ہوتی ہے جو اندھیروں سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پیش لفظ:

السلام علیکم! امید ہے آپ سب خیریت سے ہوں گے اور ایمان کی بہترین حالت میں ہوں گے۔ آج میں ایک ایسے موضوع پر لکھنے جا رہی ہوں جو کہ ہمارے معاشرے میں بالکل عام ہو چکا ہے۔ ایک ایسی برائی جو کہ بالکل عام ہے! جبکہ اس کے متعلق سخت وعید ہے۔ اس ایک کہانی میں میں نے کوشش کی ہے کہ تقریباً دو سے تین موضوعات پر بات کی جائے جو کہ آپس میں لنک ہیں۔

اب میں بتانا چاہتی ہوں کہ آخر اس کہانی کو لکھنے کی وجہ کیا تھی ؟ وجہ یہ تھی کہ ہمارے معاشرے میں ہر دوسرے سے تیسری بنت حوا اس سب کا شکار ہے۔ میں مانتی ہوں کہ بنت حوا کے جذبات نازک ہوتے ہیں لیکن میں ہر بار کہتی ہوں کہ بنت حوا خود نازک نہیں ہوتی ! ہمیں لگتا ہے کہ ہر وہ شخص جس کے نام کے ساتھ ہمیں بچپن سے منسوب کر دیا جاتا ہے اگر وہ ہمارا ہاتھ پکڑتا ہے یا ہم پر اپنا ئق جتاتا ہے تو وہ بالکل ٹھیک ہے وہ اسکا حق ہے لیکن ایسا نہیں ہے ! نہ ہی اس کا ہمیں ہاتھ لگانا اس کا حق ہے اور نہ ہی اس کا ہم پر ڈومینینٹ ہونا ٹھیک ہے ! اس کا ہاتھ پکڑنا غلط ہے کیونکہ وہ ایک نامحرم ہے ! اور یہ بات نہ صرف ہر بنت حوا کو پتا ہونی چاہیے بلکہ ابن آدم کو بھی معلوم ہونا چاہیے۔

جو شخص آپ سے بات کر سکتا ہے آپکو اپنی باتوں سے chase کر سکتا ہے وہ کسی کو بھی کر سکتا ہے ! اس لیے دین اسلام میں کچھ حدود مقرر ہیں اور ہمیں ان حدوں کو جاننا چاہیے۔ یہ ایک حساس موضوع تھا اس لیے میں نے اسکو الگ سے لکھنا مناسب سمجھا کیونکہ یہ میں اپنے قسط وار ناول 'بنت حوا' میں اس طرح سے بتا نہیں سکتی تھی جو کہ اسکی ڈیمانڈ تھی۔

اس کے علاوہ ایک اور بات بھی بتانا چاہوں گی کہ ہمارے معاشرے میں یہ بات بھی بالکل عام ہے کہ اگر کوئی میل کزن ہم سے مصافحہ کرتا ہے یا ہم اس سے گلے لگتے ہیں بس یہ

Clubb of Quality Content!

سوچتے ہوئے کہ وہ تو ہمارا بھائی ہے یا لڑکے سوچتے ہیں کہ یہ تو ہماری بہن ہے تو ایسا نہیں ہے۔آپ دونوں ایک دوسرے کے لیے نامحرم ہی ہوتے ہیں اور نامحرم کو ہاتھ لگانے کی سخت وعید ہے۔

باقی آپ کہانی کو پڑھیں اور میرے ساتھ اپنا نظریات بیان کریں۔اب اگر بات کروں کہانی کی تو کہانی کا اصل مقصد آگاہی دینا ہے۔

جزاکم اللہ خیرا!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں ہر طرف آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔اس کی چمک آنکھوں کو چندھیا دینے والی تھی۔ہر چیز اس روشنی کے باعث بالکل صاف دکھائی دے رہی تھی لیکن یہ کیا؟ جہاں اس کمرے میں اتنی تیز آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی تھی وہیں اسی کمرے کے ایک کونے میں گپت اندھیرا تھا! اتنا اندھیرا کہ تمہیں اس سے خوف آئے لیکن اسی اندھیرے میں ایک وجود بھی موجود تھا۔وہ اس روشنی کی طرف آنا چاہتا تھا اس اندھیرے سے نکلنا چاہتا تھا کہ ایک ان دیکھی دیوار حائل تھی اس روشنی اور اندھیرے کے

درمیان۔ وہ جتنی بھی جدوجہد کرتا لیکن ہمیشہ ناکام ہی ٹھہرتا۔ آخر میں اس نے تھک ہار کر ہمت ہار دی اور خود کو اس اندھیرے کے سپرد کر دیا اور وہ اندھیرا اب کہ اس وجود کو اپنی مکمل لپیٹ میں لے چکا تھا اور وہ روشنی اب کہ کہیں غائب ہو رہی تھی کہ اچانک ہی اس منظر میں کسی کے چیخنے کی آواز گونجی۔

"بچاؤ! وہ اندھیرا! وہ۔۔۔۔ وہ مجھے نگل لے گا۔" اور یہ کہتے کہتے وہ سویا ہوا وجود اب کہ نیند سے مکمل بیدار ہو گیا اور اب وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ وہ بہت ڈرا ہوا تھا۔ اس کا جسم ابھی بھی اس خواب کے زیر اثر تھا اور وہ کانپ رہا تھا۔ آج لگاتار تیسری مرتبہ اسے یہ خواب آیا تھا! اور آج بھی وہ بالکل اسی طرح ڈری تھی جیسے پہلی مرتبہ۔ لیکن آج وہ بے چین بھی ہوئی تھی کہ آخر یہ خواب اسکو اتنی بار کیوں آیا ہے؟ کیا اس کی کوئی وجہ ہے؟ یا پھر اسکا وہم؟ جب وہ کچھ سمجھ نہ پائی تو دوبارہ سے آنکھیں بند کر لیں اور سونے کی کوشش کرنے لگی لیکن کہیں یہ خواب دوبارہ نہ آجائے وہ اس ڈر سے اب سو بھی نہیں پا رہی تھی پھر آہستہ آہستہ اس پر غنودگی چھا گئی اور وہ پھر خواب خرگوش کے مزے لینے لگ گئی۔

آج بھی وہ معمول کی طرح تیار ہو کر یونی جارہی تھی۔ گرے رنگ کی لمبی قمیص کے ہمراہ پلازو اور بالوں کی پونی ٹیل کی تھی اور دوپٹا گلے میں لیا تھا۔ صاف رنگت اس گرے رنگ میں مزید واضح ہورہی تھی اور آج وہ پھر اپنے دیہان میں یونی کے لیے گھر سے نکل گئی۔ ہر کوئی راستے میں اسکو گھور رہا تھا اسے ان نظروں کی اب تو عادت ہو چکی تھی لیکن آج کیا چیز اسے تنگ کررہی تھی؟ سب کچھ تو معمول جیسا تھا لیکن پھر بھی کچھ غیر معمولی تھا لیکن کیا؟ وہ سمجھ نہ پائی یا پھر سمجھنا چاہ نہیں رہی تھی۔ اسے اپنے اوپر اٹھتی ہر نظر کی پہچان تھی لیکن آج یہی نظریں اسے غیر آرام دہ کررہیں تھیں لیکن کیوں؟ خیر یہ سب سوچتے ہوئے اسکی یونی آگئی اور اسکی سوچ کے گھوڑوں کو لگام لگا۔

Clubb of Quality Content

معمول کے مطابق آج بھی اسکا لیکچر فری تھا اور وہ اکیلی کیفیٹیریا میں تھی اور صبح والی باتوں کو دماغ سے جھٹکنا چاہ رہی تھی لیکن دماغ میں کہیں کچھ اٹک گیا تھا! کیا وہ خواب دماغ میں اٹکا تھا؟ آخر اس خواب کا مطلب کیا ہے؟ اور اس خواب کے بعد مجھے آج خود پر اٹھتی ہوئی نظر عجیب کیوں لگ رہی تھی؟ ابھی وہ یہ سب سوچ رہی تھی کہ اچانک کسی نے اس کے سامنے چٹکی بجائی۔

’’کہاں گم ہو؟ میرے آنے کا بھی علم نہیں ہوا۔" سامنے بیٹھے شخص نے اسکی لاعلمی پر افسوس کیا جیسے۔

’’کہیں بھی نہیں ادھر ہی ہوں۔" نورال ایمان نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے جواب دیا۔

’’اچھا چلو ابھی لیکچر فری ہے تو باہر کھانا کھانے چلتے ہیں۔" مقابل نے اسکا ہاتھ پکڑا جس پر نورال ایمان کو آج گھن محسوس ہوئی۔ یہ بے تکلفی تو روز کی تھی تو آج یہ کراہت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کے دماغ نے سوال کیا لیکن جواب؟ جب مزید کراہت ہوئی تو اس نے اپنا ہاتھ شامیر کے ہاتھوں سے غیر محسوس انداز سے نکال لیا۔ وہ اب باہر جانا نہیں چاہتی تھی لیکن مقابل کو نظرانداز بھی نہیں کرسکتی تھی۔ ایک یہی تو وہ شخص تھا جسے وہ بے پناہ پسند کرتی تھی تو کیا اب اسکی ناراضگی بھی مول لے؟ اسی کشمکشِ میں اس نے حامی بھری اور وہ دونوں باہر چلے گئے۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں موجود تھے۔ ریسٹورنٹ کی آرائش قابل دید تھی۔ وہ دونوں گلاس ونڈو کے پاس بیٹھے تھے اور اب ماحول میں آہستہ آہستہ موسیقی کا بھی اضافہ ہوا تھا۔

"کیا آرڈر کریں؟" شامیر نے پوچھا جبکہ نور ال ایمان غیر حاضر تھی۔

"ہاں؟" اس نے غائب دماغی سے جواب دیا جسکو مقابل نے محسوس کیا۔

"کوئی مسئلہ ہے نور ال ایمان؟ تم آج کچھ مختلف طرح سے پیش آ رہی ہو۔ اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ۔ ہو سکتا ہے میں تمہاری مدد کر سکوں۔" یہ کہتے ہوئے مقابل نے پھر اسکا ہاتھ پکڑا جیسے وہ اسکو اپنے ساتھ ہونے کا پختہ یقین دلا رہا ہو جبکہ اس بار نور ال ایمان کو اس لمس سے وحشت سی ہونے لگی۔ اتنی بے چینی کہ اسکی آنکھوں میں اچانک ہی آنسو بھی آ گئے اور اس سے پہلے کہ وہ رونے لگ پڑتی اس نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور فوری طور پر اپنی جگہ سے جانے کے لیے اٹھی۔

"مجھے گھر جانا ہے اور میں جا رہی ہوں۔" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا بیگ پکڑا اور جانے کے لیے باہر نکل پڑی۔ یہ سب اتنی تیزی میں ہوا کہ مقابل کو سمجھنے کا موقع بھی نہیں ملا اور جب اسکو سمجھ میں آئی تب تک وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اتنی وحشت! اتنی بے چینی! اس کا دل کر رہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔ جو لمس اسکو ہمیشہ احساس دلاتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں آج اس کو اسی لمس سے وحشت ہوئی تھی ان دو سالوں میں پہلی بار! پہلی بار وہ وعدہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں ایک سراب لگا اور لہجہ ملاوٹی!

"یہ۔۔۔یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟ مجھے لگ رہا جیسے میں اندھیرے میں ہوں! وہ خواب۔۔۔ وہ خواب مجھے بے چین کر رہا ہے۔ میں کیا کروں؟ کس کو بتاؤں؟" اتنی بے بسی تو آج سے پہلے کبھی بھی نہیں ہوئی تھی جتنی اسے اس وقت ہو رہی تھی لیکن وجہ سمجھ سے باہر تھی۔

دن گزرتے گئے اور اس خواب نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ ہر روز اس کو وہ خواب آتا تھا اور وہ خوف سے اٹھ جاتی۔ کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی۔ سب کے سامنے مسکراتی رہتی لیکن تنہائی میں اندھیرے کی نظر ہو جاتی۔ کئی بار شامیر نے اس سے پوچھنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ

بات کو گول کر دیتی اور نتیجہ یہ نکلا کہ شامیر نے بھی اس سے بات کرنا چھوڑ دی اور وہ اپنی الجھنوں کو سلجھانے میں لگی رہی۔

آج وہ معمول کی طرح یونی کے کیفیٹیریا میں بیٹھی تھی کہ اچانک اس کا دیہان اپنے سے آگے ٹیبل پر بیٹھی لڑکیوں کی باتوں پر گیا۔

"وہ میرا بچپن کا منگیتر ہے میں کیسے اس سے کہہ دوں کہ مجھے وحشت ہوتی ہے جب تم میرا ہاتھ پکڑتے ہو!" حجاب میں ملبوس وہ لڑکی اپنی دوست کے سامنے بے بسی کی تصویر تھی۔

"تو پھر اسی وحشت اور بے چینی سے گھٹ گھٹ کر مر جاؤ! کیونکہ تم اس کو ناراض نہیں کر سکتی لیکن اپنے رب کو تو کر سکتی ہو۔" اس کا یہ کہنا تھا کہ وہ لڑکی اب کہ رو پڑی۔

"مم۔۔میں کیا کروں؟ مجھے سمجھ نہیں آتا۔" رندھی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"دیکھو یار وہ تمہارا محرم نہیں ہے! ہو سکتا ہے کل کو تمہاری شادی کسی اور سے ہو تو تب کیا کرو گی؟ تمہیں پتا ہے ایک حدیث کا مفہوم ہے:

تمہارے سر میں کیل ٹھونک دینا اس سے بہتر ہے کہ کوئی نامحرم تمہیں ہاتھ لگائے۔

اتنی سخت وعید ہے اس بارے میں اور تم اس کو اتنا ہلکا کیسے لے سکتی ہو؟" اب کی بار اس نے اسے ڈرانا چاہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ کہتا ہے کہ میں تمہارا احجاب بھی کیری نہیں کر سکتا کیونکہ میرے گھر میں بہت سے مہمان آتے رہتے ہیں۔" اب کہ اس نے ایک اور مسئلہ رکھا اور اسکی آواز میں درد صاف محسوس کیا جا رہا تھا۔

"میں تمہیں زیادہ کچھ نہیں کہوں گی مگر اتنا کہوں گی کہ **ایمان کی روشنی بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے اور جن لوگوں کو ہدایت ملتی ہے وہ چن لیے جاتے ہیں۔** تم نے جب کسی انسان کے کہنے پر حجاب کرنا شروع نہیں کیا تو کسی انسان کے کہنے پر کیوں چھوڑو گی؟ اگر ہم **کسی حرام کام کو اللہ کی رضا کے لیے چھوڑتے ہیں تو اللہ ہمیں بہترین حلال سے نوازتا ہے۔**" مقابل نے بس دو سے تین باتوں میں ہی ساری بات بتا دی۔

"لیکن یہ بہت مشکل ہے! میں کیسے اسکو چھوڑ دوں؟ اس کے جانے سے میرا دل مر جھا جائے گا۔" وہ لڑکی بے بسی کی تصویر تھی اور قابل ترس بھی۔

"تم اپنے خالص جذبات کو کسی نا محرم پر برباد کر رہی ہو جبکہ تمہیں ان کو اپنے محرم کے لیے سنبھال کر رکھنا چاہیے۔" اس نے سمجھانا چاہا۔

"کیا واقعی اللہ مجھے بہترین سے نوازے گا؟"

Clubb of Quality Content

"تمہیں کوئی شک ہے؟ تمہیں پتا ہے کہ گناہ کا راستے میں لذت ہوتی ہے اور اچھائی کا راستے میں دشواریاں لیکن ان دونوں کا ثمر ان کے راستوں سے بالکل برعکس ہوتا ہے۔" اب کہ اس نے مزید بات آسان کر دی۔

"لیکن وہ تو مجھ سے محبت کرتا ہے!" ایک اور نکتہ اٹھایا۔

"کیسی محبت؟ مطلب کہ اس رشتے میں بس تم ہی ہو جو سمجھوتا کرے گی۔ وہ تمہاری خواہش کا احترام نہیں کرتا لیکن محبت کا دعویٰ دار ہے، واؤ!" حجاب میں ملبوس لڑکی کو ساری بات سمجھ میں آچکی تھی لیکن بس نفس کی خواہش غالب بھی آرہی تھی لیکن پھر چند لمحے خاموشی کے بعد اس نے جو فیصلہ کیا اس سے اسکا نفس ہار گیا اور ایمان جیت کر مزید مضبوط ہو گیا۔

"میں اللہ کی رضا کے لیے یہ حرام کام چھوڑ دوں گی۔ میں اپنے خالص جذبات کسی نامحرم پر برباد نہیں کر سکتی اور اب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے بہترین تحفے کا انتظار کروں گی اور ویسے بھی جن کو ہدایت ملتی ہے وہ چن لیے جاتے ہیں۔" اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور مسکرا دی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

آج بس حجاب میں ملبوس لڑکی کو ہی اس کی بات کا جواب نہیں ملا تھا بلکہ نورال ایمان کو بھی سوچنے کے لیے مختلف نظریات ملے تھے جن پر وہ ششدر تھی۔

نورال ایمان جب سے گھر آئی تھی اس کے دماغ میں لگاتار وہیں باتیں چل رہی تھیں۔ وہ جو ہمیشہ سے یہ کہتی تھی کہ میں ہر کسی کے ساتھ وفادار ہوں آج اسکو سمجھ میں آیا تھا وہ تو اپنے رب سے ہی بے وفا تھی تو اس کے بندوں سے کیسے وفادار ہو سکتی تھی؟ کسی نامحرم کے لمس کی اتنی سخت وعید تھی اور وہ آج تک کیا کرتی آرہی تھی؟ نجانے کتنی بار شامیر نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا! اب کہ اسکو پھر سے وحشت ہو رہی تھی۔ اب اسکو اپنی بےچینی سمجھ میں آرہی تھی اور اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ پھر سے رو دے۔ اپنی اس کیفیت پر قابو پاتے ہوئے اس نے خود سے وعدہ کیا۔

"میں اب کبھی بھی کسی بھی نامحرم کو اجازت نہیں دوں گی کہ وہ مجھے چھو سکے۔" اس نے یہ وعدہ خود سے کیا تھا اور اب کہ وہ تھوڑا سا پرسکون تھی۔

آج رات جب وہ سونے کے لیے لیٹی تو اس نے شدت سے دعا کی تھی کہ اسکو وہ خواب نہ آئے اور یہ دعا کرتے کرتے وہ سو گئی۔

یہ منظر ایک باغ کا تھا۔ ہر طرف ہریالی تھی۔ درختوں پر پرندے چہچہا رہے تھے۔ ایک لمبے درخت کی چھاؤں میں ایک بینچ لگا تھا اور اس پر ایک بزرگ خاتون بیٹھی تھیں۔ اور بالکل اس درخت کے سامنے ایک جھیل تھی۔ جھیل کا پانی بالکل صاف شفاف تھا۔ وہ خاتون ادھر بیٹھی ہوئی تھیں کہ اچانک انکی نظر ایک پاس ہی درخت کے سائے میں موجود ایک لڑکی کی طرف گئی جو اتنے خوبصورت منظر سے بالکل بیگانہ لگ رہی تھی اور خاموشی سے بٹیھی تھی۔

''تم اس خوبصورتی سے لطف اندوز کیوں نہیں ہو رہی؟" وہ خاتون اس کے پاس گئیں اور سوال کیا۔ وہ خاموش بیٹھی تھی کہ اچانک اس آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا پھر کہنا شروع کیا۔

"میں کیسے لطف اندوز ہوں؟ میرے اور اس جگہ کے درمیان تو ایک دیوار ہے اور اس دیوار کے پیچھے جہاں میں ہوں وہاں تو بس اندھیرا ہے اور اس اندھیرے اور دیوار نے مجھے روک رکھا ہے۔" وہ لگاتار زمین کو گھور رہی تھی۔

"اس کا مطلب ابھی تک تم اپنی ذات کے اندھیروں سے باہر نہیں نکل سکی۔"

"میری ذات کے اندھیروں سے کیا مراد ہے؟" اب کہ اس نے سوال کیا۔

"یہ تم خود تلاش کرو۔ میری ایک بات یاد رکھو کہ تمہیں تمہاری ذات کے اندھیرے نہیں اس جگہ تک آنے کے لیے روک رہے بلکہ تم نے خود ان اندھیروں کو اپنے اندر روک رکھا ہے۔ تم خود ہی ان سے پیچھا نہیں چھڑوا رہی۔" انہوں نے اپنی بات مکمل کی اور ابھی کہ وہ آگے سے کوئی سوال کرتی کہ اچانک وہ غائب ہو گئیں اور نور الایمان نیند سے بیدار ہوئی۔

آج اسکو چاہے خواب میں اس اندھیرے نے نگلا نہیں تھا اور اسکو آج اس روشنی سے آگے کی دنیا نظر آئی تھی لیکن تھا تو یہ خواب بھی پر اسرار۔ آخر اس خواب نے اس کو مزید الجھنوں میں ڈال دیا تھا۔ اس کے دماغ میں مزید سوال جاگے تھے۔

"آخر اسکی ذات کے اندھیرے کیا ہیں؟ وہ بھلا کیوں ان کو روکے ہوئی ہے اور کیسے؟" اتنے سوال اور جواب؟

آج وہ پھر حسب معمول یونی کے لیے تیار ہو رہی تھی کہ جب اس کے دماغ میں پچھلے چند دنوں کی کہانی گھومی کہ کیسے لوگوں کی نظریں اسے غیر آرام دہ کرتی ہیں۔اس سب سے بچنے کے لیے اس نے اپنی تیاری مکمل کرنے کے بعد جو دوپٹا وہ کندھے پر لٹکاتی تھی وہی سر پر لیا اور اپنا جائزہ لیا لیکن ابھی بھی اس کو وہ نظریں یاد آئیں تو اس نے اپنے کندھوں پر ایک شال لے لی اور پھر اپنا جائزہ لیا تو اب اسکو کچھ اطمینان ہوا اور وہ اپنا دوپٹا اور شال سنبھالتی یونی چلی گئی۔

آج جب وہ یونی پہنچی تو سب سے پہلے اس کا سامنا شامیر سے ہوا۔شامیر نے جب اس کو اس حلیے میں دیکھا تو زبان پر کھجلی ہوئی۔

"یہ تم نے کیا حلیہ بنایا ہوا ہے؟" اس نے طنزیہ پوچھا۔

"کیوں کیا ہے اس حلیے کو؟" اس نے اس کا طنز سرے سے نظر انداز کیا اور لاپرواہی سے جواب دیا۔

"کچھ بھی نہیں لیکن تم اپنے پرانے حلیے میں زیادہ اچھی لگتی ہو۔" اس نے اپنی بات کہی جبکہ نور الایمان کچھ دیر کے لیے خاموش رہی جب کچھ سمجھ نہ آیا کہ کیا جواب دے تو خاموشی سے جانے لگی تو شامیر نے اب کہ بار اپنی بات کہی۔

"اس دن تمہاری وجہ سے مجھے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا تھا اور جب بعد میں میں نے تم سے بہت مرتبہ پوچھا بھی تو بھی تم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔" اس نے شکایت کی۔

"کیسی شرمندگی؟" اس نے بالکل نارمل انداز میں پوچھا۔

"تم جانتی ہو میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔"

"مجھے نہیں پسند کہ کوئی بھی اب میرا ہاتھ پکڑے۔" اس نے اپنی بات واضح کہی اور 'اب' پر زور دیا۔

"واہ! کیوں اب ایسا کیا ہوا ہے؟ ڈونٹ ٹیل می کہ تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب گناہ ہے اور بلا بلا۔" اس نے واضح مزاق اڑایا۔

"جو چیز مجھے نہیں پسند تو نہیں پسند! اس میں مزاق اڑانے والی کیا بات ہے؟"

"ویٹ مجھے تو لگا تھا کہ تم شرمندہ ہو گی اور مجھ سے اپنے رویے کی معافی مانگو گی لیکن تم تو الٹا مجھ پر چڑھ دوڑ رہی ہو۔اوپر سے یہ تم نے اپنا حلیہ بھی عجیب سا بنا لیا ہے اور سونے پر سہاگا آپ محترمہ پرانے خیالات کی مالک بھی ہو گئیں۔"اس نے اب کہ باقاعدہ اپنی ناگواری دکھائی۔

"میں غلطی پر نہیں ہوں اور میں معافی بھی نہیں مانگوں گی۔ تمہیں خود کوشش کرنی چاہیے سمجھنے کی۔"اس نے اب کہ اپنی بات بالکل ڈٹ کر کہی۔

"تو تم معافی نہیں مانگو گی؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"نہیں۔"ایک لفظی جواب۔

"تو ٹھیک ہے آج سے تم کون تو میں کون۔"اب کہ اس نے دھمکی دی۔

جو شخص تمہاری خواہش کا احترام نہ کرے، تمہاری صحیح بات بھی نہ مانے وہ محبت کا دعویٰ دار کیسے ہو سکتا ہے اس کے دماغ میں یہ جملہ گونجا اور پھر اس نے اپنا فیصلہ کرنے میں بس ایک لمحہ لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ٹھیک ہے۔اگر میرے نظریات پر تمہاری میل ایگو آڑے آرہی ہے اور تم سمجھنا ہی نہیں چاہ رہے کہ میں کیا کہہ رہی ہوں تو ٹھیک ہے آج سے تم کون اور میں کون۔"اس نے بھی حتمی جواب دیا اور آگے چل دی۔

وہ جو خود کو مضبوط دکھا رہی تھی شامیر کے سامنے اب وہ چلتے ہوئے وہ باقاعدہ کانپ رہی تھی۔اس کے قدموں میں لرزش واضح تھی،آنکھوں میں آنسو تھے اور گلہ رندھ چکا تھا لیکن وہ ابھی یونی میں رو تو نہیں سکتی تھی اور نہ ہی گھر واپس جا سکتی تھی کیونکہ آج اسکا پیپر تھا۔اس نے اپنی کیفیت پر وقتی طور پر قابو پانا چاہا لیکن آنسو تو جیسے نکلنے کو بیتاب تھے،دل بھاری ہو رہا تھا۔وہ اس وقت واقعی قابل ترس تھی لیکن اسکو ہمت نہیں ہارنی تھی۔اس نے پتا نہیں کیسے اپنا پیپر دیا اور پھر وہ فوراً گھر چلی گئی۔

گھر جا کر اس کو بس تنہائی چاہیے تھی جو کہ اس کو مل بھی گئی۔اس کا گلہ رندھ چکا تھا۔وہ چیخنا چاہتی تھی،چلانا چاہتی تھی لیکن جیسے اس کی آواز کسی نے چھین لی ہو۔اتنی تکلیف! یہ سب

اتنا آسان تو نہیں تھا۔اس نے ایک شخص کو اپنے دو سال دیے تھے ! دو سال ! دو سال کا عرصہ کم تو نہیں ہوتا نہ ! لیکن وہی بات کہ **اس نے اپنے خالص جذبات ایک نامحرم پر برباد کیے تھے اور اللہ کی نافرمانی کی تھی اسکی بنائی گئی حدود توڑی تھیں** تو اس نے اب خود بھی تو ٹوٹنا تھا نہ ! کیونکہ جب بھی اللہ تعالیٰ کسی انسان کو نئے سرے سے پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ انسان **تین مرحلوں** سے گزرتا ہے **سب سے پہلے مرحلے میں وہ انسان بالکل ٹوٹ جاتا ہے جیسے کہ ابھی نورال ایمان ٹوٹ چکی تھی۔دوسرے مرحلے میں وہ خود کو سمیٹتا ہے اور پھر تیسرے مرحلے میں وہ اپنی آنے والی زندگی کے لیے خود کو تیار کرتا ہے اور پچھلے دو مرحلوں کو قبول کرتا ہے۔کچھ لوگ اس سارے پراسیس سے بس چند دنوں میں گزر جاتے ہیں، کچھ لوگ سال لیتے ہیں اور کچھ لوگ بس چند لمحے**۔نورال ایمان بھی ابھی پہلے مرحلے سے گزر رہی تھی اور جب تکلیف حد سے سوا ہوئی اور اس کو سمجھ نہ آیا کہ اپنا درد کس کو بتائے تو وہ اسی کے پاس گئی جس نے اس دل کو بنایا ہے اور اس نے بے اختیاری میں وضو کیا اور نماز پڑھنے لگ گئی اور ہر سجدے میں اپنا سارا غبار نکالا۔**اگر سجدے نہ ہوتے تو ہمارے دل تو پھٹ جاتے**۔نماز پڑھنے کے بعد جب اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو وہ پھر سے رو دی۔

"اے میرے مالک! میں بہت گنہگار ہوں مجھے نہیں معلوم کہ مجھے اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے؟ میں جانتی ہوں میں غلط تھی۔ میں نے آپکی بنائی گئی حدود کو توڑا اور نافرمانی کی۔ میں راستہ بھٹک چکی تھی لیکن اب میں واپس آنا چاہتی ہوں آپ کی طرف رجوع کرنا چاہتی ہوں توبہ کرنا چاہتی ہوں! میری توبہ قبول فرما اور مجھے برائی کے اندھیروں سے نور کی روشنی تک لے جا۔" یہ سب کہتے ہوئے وہ پھر سے رودی لیکن اب کہ اس کا دل کا غبار نکل چکا تھا۔ اب کی بار اس کے آنسو تشکر کے تھے کہ اسکو توبہ کرنے کی توفیق ملی اور توبہ کرنے کی توفیق ہر کسی کو نہیں ملتی! اور جن کو ملتی ہے وہ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں!

آج پھر جب وہ پورا دن کی ذہنی تھکان کے بعد سونے کے لیے لیٹی تو اس نے شدت سے دعا کی کہ اس کو وہ خواب نہ آئے! اور یہی دعا کرتے وہ سو گئی۔

یہ منظر اسی باغ کا ہے۔ ہر طرف ہریالی، لمبے لمبے درخت اور درختوں کے سامنے جھیل اور درختوں کی چھاؤں میں لگے بینچ پر اس خوبصورتی سے لطف اندوز ہوتی ہوئی وہ خاتون۔ وہ

خاتون آج بھی اس خوبصورتی سے لطف اندوز ہو رہی تھیں کہ انکی نظر ایک درخت کی چھاؤں کے نیچے بیٹھی اسی لڑکی پر گئی جو آج پھر سب کچھ فراموش کیے بیٹھی تھی جبکہ اسکو تو آج اس خوبصورتی کا حصہ بننے کا موقع ملا تھا۔اس نے تو اپنی ذات کے اندھیروں کو باہر نکال پھینکا تھا۔وہ آہستہ اس کے پاس گئیں اور کہنا جاری کیا۔

‘‘نور ال ایمان مبارک ہو! تم نے اپنی ذات کے اندھیروں کو باہر نکال پھینکا۔اب تمہارے گرد کوئی دیوار نہیں ہے۔تو آؤ اس خوبصورت منظر سے لطف اٹھاؤ۔بس ایک قدم بڑھاؤ اور پھر تم اس دیوار کو مکمل توڑ دو گی۔" یہ سنتے ہی نور ال ایمان نے ان کو دیکھا لیکن اپنا قدم خوف کی وجہ سے آگے نہیں بڑھایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

‘‘خوف مت کھاؤ! تم نے اپنی ذات کے اندھیروں کو خود باہر پھینکا ہے۔اب بس ایک قدم بڑھاؤ اور تم بھی اس خوبصورتی کا حصہ بن جاؤ گی اور جو اندھیرا تمہیں نگل رہا تھا وہ اس اجالے کی وجہ سے بہت دور چلا گیا ہے۔"اب کہ اُنہوں نے اس کو مزید ابھارا کہ وہ اس اندھیرے سے مکمل طور پر پیچھا چھڑائے۔نور ال ایمان نے ڈرتے ڈرتے ایک قدم باہر کی جانب بڑھایا اور وہ دیوار بالکل ختم ہو گئی۔وہ اندھیرا جو اس کو نگل رہا تھا وہ کہیں گم ہو گیا۔اب اسے سفید

روشنی کے آگے کی دنیا نظر آئی تھی جو کہ اسکی سوچ سے زیادہ حسین تھی۔آج وہ پر سکون تھی اور اس خوبصورتی سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

اچانک ہی کہیں سے ہلکی ہلکی اذانوں کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو اس نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں۔یہ آواز الارم کی تھی مطلب کہ فجر کا وقت ہو چکا تھا۔اس نے اب کہ مکمل طور پر اپنی آنکھیں کھولیں اور اب وہ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی اور اپنے خواب پر غور کر رہی تھی اور اب اسے سمجھ میں آ چکا تھا کہ **وہ خواب اسکو اس وجہ سے آ رہے تھے کیونکہ وہ ہدایت کے لیے چن لی گئی تھی! کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتے تھے کہ وہ اپنے نام کی طرح ایمان کی روشنی سے مالا مال ہو اور اب کہ وہ پھر سے رو پڑی لیکن اب کی بار یہ آنسو خوشی کے تھے، احساس تشکر کے تھے۔**

ختم شد!

Clubb of Quality Content

کہانی کے متعلق چند باتیں:

اس کہانی کو لکھنے کا واضح مقصد یہ تھا کہ ہم سب نے اپنے گرد اپنی ذات کے اندھیروں کی ایک ان دیکھی دیوار کھڑی کر رکھی ہے جو کہ ہمیں ایمان کی روشنی سے دور رکھے ہوئی ہے اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اس دیوار کو توڑے گا کون؟ تو جواب ہے "ہم خود ہی" ہم بس خود ہی اس دیوار کو توڑ سکتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ذات کے اندھیروں سے کیسے نکلا جاتا ہے؟ خود کی پہچان کر کے! اور جانتے ہیں کہ ہدایت کیسے ملتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کو چن لیتا ہے تو وہ اسکو اس میں موجود برائیوں کے متعلق خود سے شعور دیتا ہے اور پھر بار بار اس کو مختلف طریقوں سے بتاتا ہے کہ اس کے متعلق میں نے یعنی اللہ نے کیا کہا ہے۔ اگر آپ میں ایک برائی ہے اور آپ کو بار بار اسی برائی کے متعلق کوئی بات سننے کو مل رہی ہے، کوئی سخت پیغام مل رہا ہے تو یہ اللہ کی طرف سے اشارہ ہے کہ اپنی ذات کے اندھیروں کو نکال پھینکو! تو خود پر کام کریں اور اپنی ذات کے اندھیروں کو باہر نکال پھینکیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842